عالم اسلام کے اہم مسائل
اور
امام خمینی کی بے لچک سیاست

کهاجاتا هے که اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد، امام خمینی کے دل میں اسلامی ممالك اور دنیابهر کے مسلمانوں کا درد پیدا هوگیا۔ حالانکه ایسا نهیں هے بلکه امام خمینی شروع هی سے اسلامی ممالك کی ترقی وخوشحالی کے خواهاں تهے اور اکثروبیشتر مسلمان حکمرانوں کو اسلام دشمن سامراجی پلاننگ سے باخبر کرتے هوئے یه بتایا کرتے تهے که مسلمانوں کو فقط اتحاد وحدت اسلامی کی ضرورت هے جس کے ذریعه وه دنیا کی بڑی سے بڑی اسلام دشمن طاقت کا منه توڑ جواب دے سکتے هیں امام خمینیؒ کے ان پیغامات کو متن پیش کیاجارها هے جو انهوں نے اسلامی انقلاب کی کامیابی سے سات آٹھ سال قبل جاری کیاتها۔امام خمینیؒ کے ان بیانات سے یه اندازه لگانے میں کوئی دشواری نه هوگی که قائد انقلاب اسلامی نے گذشته ٤٠ سال قبل جو اسلامی موقف اختیار کیا تها اس پر وه پوری طرح استوار اور ثابت قدم رهے۔ اور ان کی وفات کے بعد بهی اسلامی انقلاب کے موجوده قائد آیت الله العظمیٰ سید علی خامنه ای کی قیادت میں ایران کی موجوده اسلامی جمهوری حکومت آج بهی انهیں بنیادی اصولوں پر کاربند اور اس عقیده کی حامل هے که ان اصولوں کی پیروی اسلامی انقلاب اور ایران کے بقا کی ضمانت هے۔ ذیل میں امام خمینی کے قدیم خطبات کی هلکی سی جهلك پیش کی

جارهی هے۔

انّا للّٰه وانّا الیه راجعون

اے خداوند عالم! ہماری زبان کو لغو، جھوٹ اور بیہودہ مباحث سے محفوظ رکھ، خدا وندا! ہمارے قلوب کو اسلام اور روحانیت کے نور سے روشن کردے، خداوندا! اسلامی ممالک کے سلاطین، اسلامی حکومتوں کے صدر جمہوریہ، نمائندگان پارلیمنٹ، وزیر اعظم دیگر وزرا، اسلامی ممالک کی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر اور اسلامی ملکوں کے عوام اور افسران کو سننے اور سمجھنے کی توفیق عنایت فرما اور اے خداوند عالم! ان لوگوں کو" من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه ۔"میں شامل کرلے۔

ایجاد اختلاف کا مقصد مسلمانوں کے ذخائر کی لوٹ کھسوٹ:

سامراجی حکومتوں کا مقصد مسلمانوں کے قیمتی ذخائر کی لوٹ کھسوٹ ہے اسی وجہ سے وہ مختلف النوع طریقوں سے اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو غفلت میں مبتلا کر رہی ہیں اور آئے دن سنی وشیعہ کے نام پر مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا کرتی رہی ہیں۔

مسلمان وہ تھے جن کی عظمت و بزرگی ساری دنیا پر چھائی ہوئی تھی اور ان کی تہذیب کو دنیا کی دوسری تہذیب پر غیر معمولی فضیلت حاصل تھی، ان کی معنویات انتہائی بلند اور ان کے لوگ نمایاں شخصیت کے حامل تھے ان کی مملکت کی وسعت دنیا کے تمام دوسرے ملکوں سے زیادہ تھی اور ان کی حکومت کا رعب ودبدبہ ساری دنیا پر غالب ہوچکا تھا۔ چنانچہ اسلام دشمن سامراجی طاقتوں کو یہ اندازہ ہوگیا کہ اسلامی ممالک کے درمیان موجود وحدت واتحاد کی وجہ سے مسلمانوں کے قیمتی ذخائر پر قبضہ اور کالے دپیلے ہونے کی لوٹ کھسوٹ ممکن نہیں ہے اور ان لوگوں پر سامراجی پلاننگ کا مسلط کیا جانا بھی دشوار ہے لہذا ان سامراجی حکومتوں نے اپنے مشن کی کامیابی کے لئے چارہ جوئی شروع کردی۔ اس کام کے لئے انہیں ایک ہی راستہ نظر آیا کہ اسلامی ملکوں کے درمیان تفرقہ واختلاف پیدا کردیں۔

پرچم اسلام کے سایہ میں نابودی اسلام کی کوشش:

اسلامی ممالک کے سربراہوں کو اس حقیقت کی طرف متوجہ رہنا چاہئے کہ سامراجی حکومتیں ان کے درمیان جو اختلافات پیدا کر رہی ہیں ان کا مقصد اسلام اور مسلمانوں کی نابودی ہے انہیں اس بات کی طرف غور و فکر اور عقل و تدبر کے ساتھ متوجہ رہنا چاہئے کہ سامراجی طاقتیں مذہب اسلام کے نام پر اسلام کو نیست و نابود کر دینا چاہتی ہیں۔ اسلامی ممالک میں جو ناپاک ہاتھ سنی و شیعہ اختلاف پیدا کر رہے ہیں یہ نہ سنی ہیں اور نہ شیعہ بلکہ یہ وہ سامراجی ہاتھ ہیں جو اسلامی ممالک کو مسلمانوں کے ہاتھ سے چھین لینا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کے بیش قیمت ذخائر اپنا تسلط و قبضہ چاہتے ہیں۔

اسلامی ممالک کی بے سر و سامانی کا سبب نسل پرستی:

وہ اہم چیز جس نے اسلامی ممالک کو پیچیدہ و بے سر و سامان بنادیا ہے اور جو انہیں قرآن کریم کے ارشاد سے دور کرتی جارہی ہیں وہ نسل پرستی کا معاملہ ہے۔ یہ ترک نسل ہے لہٰذا اسے اپنی نماز بھی ترکی زبان پر پڑھنی چاہئے! یہ ایرانی نسل ہے لہذا اس کا طرز زندگی مختلف ہونا چاہئے وہ عرب نسل ہے لہٰذا ان پر عربیت کی حکمرانی ہونی چاہئے اسلام کی نہیں! حکومت کی باگ ڈور اسلام کے ہاتھوں میں نہیں بلکہ آریائی نسل کے ہاتھوں میں ہونی چاہئے! ترکی نسل کی حکومت ہونی چاہئے اسلام کی نہیں! لوگوں کے درمیان نسل پرستی روز بروز بڑھتی جارہی ہے اور ہر روز اس کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے یہ لوگ اس کو ہوا دے رہے ہیں تاکہ یہ اپنے آخری مراحل تک پہونچ جائے یہ نسل پرستی ایک بچکانہ کھیل بن گئی جس طرح بچوں کے ساتھ کھلواڑ کیا جاتا ہے بالکل اسی طرح اسلامی ممالک کے سربراہوں کے ساتھ کھلواڑ ہو رہا ہے۔ جناب آپ ایرانی ہیں! جناب آپ ترک ہیں! جناب آپ شاید انڈونیشیائی ہیں! جناب آپ کون ہیں؟! جناب آپ کا تعلق کس نسل سے ہے؟! ہم لوگوں کو اپنی حکومت کے بارے میں کیا کرنا چاہئے؟! افسوس کہ تمام مسلمان اس مرکز سے الگ ہٹ چکے ہیں جس پر ان کا انحصار تھا۔ افسوس کہ مسلمانوں سے ان کی مرکزیت چھینی جاچکی ہے اور جو کچھ باقی رہ گئی ہے وہ اب چھینی جارہی ہے اسلام نے اسی نسل پرستی کے نتیجے میں سرخ لکیر کھینچ دی اور سیاہ و سفید، عرب و عجم ترکی و غیر ترکی

مسلمانوں کے درمیان کوئی فرق باقی نہ رہنے دیااور صرف تقوئی و پرہیزگاری کو ہی میدان قرار دیااور ارشاد فرمایا۔"انّ اکرمکم عند الله اتقیکم ۔"یعنی اسلام میں ترک و فارس اور عرب و عجم کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔اسلام نقطہ انحصار ہےاور نسل پرستی کامسئلہ رجعت پسندانہ ہے۔

اسلامی حکومتوں کے درمیان اختلافات اوران کا سبب

آخر اسلامی حکومتیں ان حقائق سے غافل کیوں رہیں ؟ آخر ہر مملکت میں اس قسم کے انقلابات کی ایجاد کیوں ہو؟!اسلامی ممالک کے درمیان صف بندی کیوں قائم ہو؟ یہ لوگ ان کے مقابلے میں سہ طرفہ اتحاد تیار کریں!وہ لوگ ان کے مقابلے میں دوسری نوعیت کااتحاد قائم کرلیں اور "وکل بل علی الاخر"لوگ بیدار نہ ہونے پائیں ؟اسلامی سلاطین خود کو جو کچھ سمجھنا چاہیں سمجھیں لیکن حقائق کی طرف متوجہ نہ ہونے پائیں؟اسلامی ممالک پر قابض صدر جمہوریہ اسلامی ہدایت نہ حاصل کرنے پائیں!یہ باتیں جو میں عرض کررہاہوں ان لوگوں کی نظر میں خلاف واقعیت مطالب ہیں؟ یہ لوگ اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ میں انتہائی افسوس کے ساتھ ان لوگوں کے سامنے ایک حقیقت بیان کررہاہوں۔

متحد ہو کراپنے ذخائر کی حفاظت کیجئے:

ہم کہتے ہیں کہ تمام مسلمین متحد رہیں ہمارانہ ان سے کوئی خاص رابطہ ہےاور نہ آپ سے کوئی مخصوص تعلق بلکہ ہمارا رابطہ آپ سبھی لوگوں سے ایک جیسا ہے ہم آپ سبھی لوگوں کو برابری کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔دنیا کے سارے مسلمان ہمیں بے حد عزیز ہیں بشرطیکہ سب اسلامی احکام پر عمل کرنے لگیں۔ملت اسلامیہ ہمیں بے حد عزیز ہے چاہے وہ ترک ہویاعرب،ایرانی ہویاافریقی اور امریکی ہویاکسی دوسرے ملک کا مسلمان!سب ملت اسلامیہ کاایک اہم جز ہیں۔ہمارا تو بس ایک ہی مطالبہ ہے کہ آپ لوگ آپس میں متحد ہو جایئے آپ ایک سہ طرفہ محاذ بناکر اسرائیل سے رابطہ نہ قائم کیجئے۔بلکہ آپ سبھی لوگ مسلمان ہیں پس آپس میں متحد ہو کر قرآن مجید پر بھروسہ کیجئے۔

سامراج نوجوانوں کی غفلت کا خواہاں ہے:

زمین کے اوپر موجود ذخائر کی قدر و قیمت زمین کے اندر پائے جانے والے ذخائر سے کہیں زیادہ ہے اور یہ بیش قیمت ذخائر ہمارے نوجوان ہیں۔ جناب! ہمارے نوجوانوں کو لوٹا جارہا ہے۔ اسلامی ممالک کے نوجوانوں کی لوٹ کھسوٹ جاری ہے۔ ان میں سے ایک گروہ امریکی ہے۔ دوسرا معلوم نہیں کہاں ہے اور ان میں سے ایک گروہ والے اب اسرائیل کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اس وقت میرے گھر پر وہ رسالہ موجود ہے جو اسرائیل میں مقیم ایرانی طلباء کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ ان نوجوانوں کو یہ سمجھایا جارہا ہے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو کہنہ پرستی پر مشتمل ہے؟ اسلام پسماندگی کا نام ہے؟ اور مسلمانوں بدبختی و بے سروسامانی کا سبب اسلام ہے؟! در حقیقت بدبختی کا سبب یہ بیچارے سربراہان مملکت اسلامی ہیں جو اپنے مفاد و مصالح کی طرف متوجہ نہیں ہیں یا جان بوجھ کو متوجہ نہیں ہونا چاہتے۔ ان لوگوں کی وجہ سے ہم بدبخت اور مفلوک الحال ہوگئے ہیں۔ ان لوگوں نے ہم مسلمانوں کے لئے یوم سیاہ کی تشکیل کی ہے اس کے بعد رونما ہوتے ہی ہمارے سامنے مکروفریب کا جال پھیلا دیتے ہیں۔

وحدت اسلامی کے سہارے مغرب کو پیچھے ڈھکیل دیجئے:

چونکہ میں ایک فرد معمم اور علوم دینیہ کا طالب علم ہوں اس لئے اسلامی حکومتوں کے معاملات کے بارے میں زیادہ بہتر اور موثر ڈھنگ سے اپنی بات کہہ سکتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میری یہ باتیں ان لوگوں تک یقیناً پہونچ جائیں گی۔ یہ وہ ضروریات ہیں جن کی طرف انہیں خود متوجہ ہونا چاہئے۔ مجھے امید ہے کہ یہ لوگ اس کی طرف ضرور متوجہ ہوں گے اور ایک حقیقی وحدت اسلامی کی تشکیل کریں گے۔ انہیں چاہئے کہ اپنی شہوانی حرکتوں سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے جسد واحد کی طرح باہم متحد ہو جائیں اور مغرب کے مقابلے کی خاطر مشرق زدہ نہ بن جائیں بلکہ مغرب کے مقابلے میں تمام متحد ہو جائیں اور مغرب کو پیچھے ڈھکیل دیں پھر آپس میں ایک پر سکون حکومت اور پر سکون سماج کی تشکیل کرلیں۔ تمام ممالک اپنی جگہ باقی رہیں۔ کوئی ملک دوسرے ملک پر حملہ نہ کرے۔ سب

لوگ بھائی بھائی کی طرح زندگی بسر کریں اور اگو کوئی غیر ان پر حملہ کرنا چاہے تو سب ایک ساتھ مل کر اس پر ٹوٹ پڑیں اگر مسلمیں آپس میں متحد ہو جائیں تو دنیا کی کوئی حکومت ان پر غلبہ نہیں حاصل کر سکتی یہ سوچنا غلط ہے کہ ان کے پاس کچھ نہیں ہے کہ صرف یہ ہے کہ خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

والسلام

روح اللہ الموسوی الخمینی

مورخہ ۹ر ستمبر ۱۹۶۴ء

وقتلوهم حيث ثقفتموهم واخرجوهم من حيث اخرجوكم والفتنة اشد من القتل .

وقاتلوهم حتى لاتكون فتنة.

نابودی اسرائیل کے لیے اختلاف سے پرہیز کیجئے:

آج غاصب اسرائیلی حکومت اپنی فتنہ پسندی کی وجہ سے اور عرب علاقوں پر اپنے غاصبانہ تسلط کو برقرار رکھنے کے لیے ہمہ تن آمادہ ہے اور اب تک کئی بار جنگ کی آگ بھڑکا چکی ہے اور ہمارے مسلمان بھائی اس مادہ فساد کی نابودی اور فلسطین کی آزادی کے لئے دشمن کے خلاف جنگ و نبرد آزمائی میں مصروف ہیں۔ اسلام کے ان جانباز سپاہیوں کو اپنی جان کی کوئی پرواہ نہیں ہے بلکہ یہ اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی چاہتے ہیں۔ ان حالات میں جملہ اسلامی ممالک اور بالخصوص عرب حکومتوں کا فریضہ ہے کہ خداوند عالم کی قدرت لایزال پر بھروسہ کرتے ہوئے ہر ممکن فوجی وسائل و امکانات فراہم کریں اور اسلام کے ان جاں نثاروں کی مدد کے لیے دوڑ پڑیں جو ملت اسلامیہ عالم کی طرف امید بھری نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ آزادی فلسطین اور اسلامی عظمت و شرف کے احیاء کے لیے اس مقدس جہاد میں شرکت کرنا ہر مسلمان اور اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ تباہ کن اور ذلت آمیز اختلاف و نفاق سے پرہیز اختیار کریں اور اسلامی اخوت و برادری کے سایہ میں دشمن کے خلاف صف آرا ہو جائیں۔ انہیں اسرائیل اور صہیونیت کے دفاع کا دعویٰ کرنے والی نام نہاد طاقتوں سے

قطعی خوفزدہ نہ ہونا چاہئے۔ انہیں چاہئے کہ دنیا کی بڑی طاقتوں کی دھمکیوں کو خاطر میں نہ لائیں اور سستی و کاہلی کا مظاہرہ نہ کریں کیونکہ کاہلی ذلت آمیز شکست اور خطرناک نتائج کا سبب ہوگی۔ اسلامی ممالک کے سربراہوں کو یہ نہ بھولنا چاہئے کہ اسلامی ممالک کے قلب میں اس جرثومہ فساد کے قیام کا مقصد فقط عرب قوم کی سرکوبی نہیں ہے بلکہ یہ پورے مشرق وسطیٰ کے لیے ایک بہت بڑا خطرہ ہے۔ صہیونیت کا مقصد عالم اسلام پر غلبہ و تسلط حاصل کرنا اور اسلامی ممالک کے زرخیز علاقوں اور قدرتی ذخیروں کا زیادہ استحصال کرنا ہے اور فقط اسلامی حکومتوں کے درمیان اتحاد و فداکاری اسلامی ثبات قدم کے ذریعہ ہی عالمی سامراج کے اس سیاہ کابوس کے شر و فساد سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ اگر کسی حکومت نے اسلام کے اس اہم کام میں کوتاہی کی تو دیگر اسلامی حکومتوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ قطع تعلقات کی دھمکی دیکر اسے اپنے ساتھ لے آئیں۔ تیل کی دولت سے مالا مال اسلامی ممالک کے لیے ضروری ہے کہ وہ تیل اور ملک میں موجود دیگر امکانات کو اسرائیل اور دیگر سامراجی طاقتوں کے خلاف بطور اسلحہ استعمال کریں اور ان حکومتوں کے ہاتھ تیل نہ فروخت کریں جو اسرائیل کی حمایت و طرفداری کر رہی ہیں۔

نابودی اسرائیل ایک انسانی اور اسلامی فریضہ:

انسانی فرائض اور عقلی و اسلامی اصول و قوانین کے مطابق ملت اسلامیہ عالم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اسرائیل کی نابودی کی راہ میں ہر ممکن فداکاری و جاں نثاری سے کام لے اور محاذ جنگ پر دشمن کے خلاف نبرد آزمائی کرنے والے اپنے بھائیوں کے لیے مادی و معنوی وسائل کی فراہمی اور خون، دوا اسلحہ اور کھانے پینے کی چیزوں کی سپلائی کے ذریعہ لشکر اسلام سے اپنی ہم بستگی ظاہر کرے۔ بالخصوص ملت شریف و مسلمان ایران کی ذمہ داری ہے کہ وہ وحشیانہ اسرائیلی حملوں کے چنگل میں گرفتار اپنے عرب بھائیوں کی مصیبت کی طرف سے لاپرواہی نہ ظاہر کرے بلکہ نابودی اسرائیل اور آزادی فلسطین کے سلسلے میں ان کی ہر ممکن مدد کرے اور حکومت ایران کو اس بات کے لیے مجبور کردے کہ وہ بھی دیگر اسلامی ممالک کے ہمراہ غاصب اسرائیل کے خلاف اٹھ کھڑی ہو۔ آزادی کی

حمایت کرنے والے دنیا کے تمام لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ملت اسلامیہ کا ساتھ دیں اروا اسلامی علاقوں پر اسرائیل کے وحشیانہ حملوں کی اعلانیہ مذمت کریں۔

اسرائیل کے خلاف مقدس جہاد میں صبر وثبات قدم کا مظاہرہ

اسرائیل کے خلاف جنگ ونبرد آزمائی میں مصروف حکومتوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس مقدس اور اسلامی جنگ کے دوران ٹھوس ارادہ سے کام لیں اور ہر مرحلے میں غیر معمولی ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں۔ اور وصایہ حق وصبر جیسے الٰہی احکام سے غفلت نہ کریں اور سامراجی طاقتوں سے وابستہ بین الاقوامی تنظیموں کی طرف سے کی جانے والی جنگ بندی کی پرواہ نہ کریں اور مطمئن رہیں کہ بردباری و ثابت قدمی اور اسلامی احکام کی پیروی کے سایہ میں ملت اسلام کو عظیم الشان فتح وکامیابی حاصل ہوگی۔

"ان تنصروا الله ينصر كم ويثبت اقدامكم . " ولاتهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين."

بارگاہ عالیہ خداوندی سے نصرت مسلمین کا خواہاں ہوں۔

روح اللہ الموسوی الخمینی

۹ر نومبر ۱۹۷۳ء

بسمہ تعالیٰ

میں بارگاہ عالیہ خداوندی میں دست بدعا ہوں کہ وہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو اپنے فرائض اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ الٰہی قوانین کی حفاظت اور قرآنی احکام کی پیروی ہی وہ تنہا راہ ہے جس کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کی عظمت رفتہ اور گذشتہ شان وشوکت کو دوبارہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ وحدت اور دینی اخوت کی حفاظت کی ذمہ داری ہی وہ واحد راستہ ہے جس کے ذریعہ اسلامی علاقوں کی آزادی کی ضمانت فراہم کی جاسکتی ہے اور اسلامی سرزمین کو سامراجی اثرورسوخ سے دور

رکھا جاسکتا ہے۔ باہمی اختلافات اور تفرقہ کی وجہ سے مسلمان جو کچھ کھو چکے ہیں اس کی تلافی کا واحد راستہ جانبازی اور جاں نثاری کی ذمہ داری ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ تفرقہ واختلاف کی وجہ سے مسلمان آج بھی کچھ نہ کچھ کھوتے جارہے ہیں۔ ان حالات میں اسلامی قوانین کی پیروی جملہ اسلامی حکومتوں کی اہم اور سنگین ذمہ داری ہے۔ان دستوں کو سامراجی چنگل سے نکل کر فقط امت اسلامیہ کی خدمت کی فکر کرنی چاہئے۔ گذشتہ زمانے کے مقابلے میں آج ان کی ذمہ داری میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ اس زمانے میں بین الاقوامی سامراج نے اسلامی ممالک کے دل کی گہرائی میں اپنی جگہ بنالی۔ اور سردست اسلامی ممالک کے مسلمانوں اور حکمرانوں کے درمیان تفرقہ و اختلاف پیدا کرنے میں ہمہ تن سرگرم عمل ہے اور اس کی حتی الامکان کوشش یہ ہے کہ اسلامی ممالک کے مسلمانوں اور حکمرانوں کو اسلامی تعلیمات سے دور رکھا جائے تاکہ یہ اسلامی احکام کی پیروی نہ کرسکیں سامراجی طاقتوں کو اپنے غیر انسانی مقاصد کو حاصل کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔

سامراج اسلامی تہذیب وتمدن اور مسلمانوں کے درمیان علیحدگی کا خواہاں ہے:

اس زمانے میں سامراج نے اپنے ایجنٹوں اور غلاموں کو تمام اسلامی ممالک میں اس کام پر لگا رکھا ہے کہ زرق وبرق اور فریب آمیز نعروں کے ذریعہ تعلیمات قرآن اور اسلامی تہذیب وتمدن کو اسلامی معاشروں کی زندگی کی حقیقتوں سے دور کردیں تاکہ سامراجی طاقتوں کے ناجائز اور غیر قانونی مفاد کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہ پیدا ہو سکے۔ ایران کی مثال آپ لوگوں کی نگاہوں کے سامنے موجود ہے جہاں آئے دن ناخوشگوار حوادث، مصائب اور تباہی وبربادی کا بازار گرم رہتا ہے۔

بعض اسلامی ممالک کے حکام کی وابستگی آزادی فلسطین کی راہ میں رکاوٹ ہے:

سردست مسئلہ فلسطین امت اسلامیہ عالم کی سب سے بڑی مصیبت ہے۔ بعض اسلامی

ممالک کے سربراہوں کی سامراج غلامی اوران کے درمیان موجود اختلافات کی وجہ سے فطری وسائل وامکانات اور مال ودولت سے پوری طرح مالامال ہونے کے باجود دنیا کے ۷۰۰ میلین مسلمان سامراج اور صہیونیت کا بھرپور مقابلہ کرتے ہوئے اسلامی علاقوں پر مسلط خارجی طاقتوں کے اثرورسوخ کو ختم کرنے سے قاصر ہیں۔ بعض اسلامی حکومتوں کی خودپسندی، بے چارگی اور جی حضوری کی وجہ سے بیرونی طاقتوں کے اثرات کا مقابلہ کرنے میں طرح طرح کی رکاوٹ پیدا ہوگئی ہے اور یہی وہ اسباب دعوامل ہیں جن کی وجہ سے لاکھوں عرب مسلمان مقبوضہ فلسطین کو غاصب صہیونی حکومت کے چنگل سے آزاد نہیں کراسکے۔

فلسطین پر قبضہ اسلام دشمن سازشوں کا آغاز ہے اختتام نہیں:

تمام لوگوں کو اس حقیقت سے باخبر رہنا چاہئے کہ اسرائیل کی ایجاد کے پیچھے بڑی طاقتوں کا مقصد فقط فلسطین پر قبضہ کرنا نہیں ہے بلکہ ان کا مقصد (خدا کی پناہ) فلسطین کی طرح تمام عرب ملکوں پر اپنا تسلط قائم کرنا ہے۔ اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ فلسطینی مسلمان کس بہادری کے ساتھ اپنے جائز حقوق کی بحالی کے لئے نبرد آزمائی کررہے ہیں۔ آج ہم دیکھ رہے کہ فلسطینی مجاہد اپنے وطن اور دیگر اسلامی علاقوں کی آزادی کے لئے غاصب اسرائیلی حملہ آوروں کے خلاف پوری طرح کمربستہ ہوچکے ہیں۔ ان مجاہدوں کو اپنی جان کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ کل جارڈن میں فلسطینیوں کے سرپر مصائب کا پہاڑ مسلط کرنے والے آج لبنان میں بھی انہیں طرح طرح کے مصائب کا شکار بنائے ہوئے ہیں۔ بین الاقوامی سامراج اوران کے زرخرید غلاموں اور ایجنٹوں کے ذریعہ کی جانے والی مختلف النوع سازشوں کا جال ہماری نظروں کے سامنے ہے۔ ان سازشانہ پروپگنڈوں کو مقصد مسلمان جماعتوں اور فلسطینی مجاہدوں کے درمیان علیحدگی پیدا کرنا ہے تاکہ مسلمان اور فلسطینی مجاہدین غاصب اسرائیلی حکومت کے خلاف متحدہ محاذ کی تشکیل کے ذریعہ کوئی بھرپوراور کامیاب کارروائی نہ کرسکیں۔

ان حالات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے کیا اسلامی ممالک کے مسلمانوں اور سربراہوں کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے ؟! آخر یہ لوگ اپنے شعور ووجدان کے سامنے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اس لاپرواہی

اور بے توجہی کے لئے کیا عذر پیش کریں گے؟ کیا یہ جائز ہے کہ سامراجی طاقتوں کے زر خرید غلاموں کے ذریعہ فلسطینی مسلمانوں کا قتل عام کیا جائے اور دوسرے مسلمانوں پر سکوت طاری رہے؟ اور کیا اسرائیلی جلادوں کے ساتھ سازش کر کے فلسطینی مجاہدوں کو اس علاقے سے باہر نکالنا درست ہے جہاں سے وہ غاصب حکومت کے خلاف کامیاب جہاد جاری رکھ سکیں؟ کیا عرب حکومتیں اور عرب ممالک کے مسلمان اس بات سے ناواقف ہیں کہ اگر فلسطینی مجاہدین کا یہ جہاد نابود ہو گیا تو جملہ عرب ممالک کے عوام اس ناپاک دشمن کی وجہ سے سکون واطمینان حاصل نہ کر سکیں گے؟

فلسطینی مجاہدوں کی حمایت تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے:

آج تمام مسلمانوں بالخصوص عرب حکومتوں کو چاہیئے کہ اپنے استقلال کی حفاظت کے لیے فلسطینی مجاہدین کی بھرپور حمایت کریں اور مجاہد گروہ تک اسلحہ ورسد پہونچانے میں ذرہ برابر کوتاہی نہ کریں اور فلسطینی مجاہدوں کے لیے یہ لازمی ہے کہ وہ ذات باری تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے قرآنی تعلیمات کی پیروی کرتے ہوئے اپنے مقدس مقصد کی راہ میں پوری طرح ثابت قدم رہیں اور اپنا مقدس جہاد جاری رکھیں ایسا نہ ہو کہ بعض عناصر کی تساہلی اور کوتاہی کی وجہ سے افسردہ ہو جائیں اور ان کے آزادی طلب مشن کو نقصان پہونچ جائے۔ اس بات پر تاکید کی جاتی ہے کہ فلسطینی مجاہدین اور اس علاقے کے مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور اسلامی اخوت لازمی ہے جہاں مجاہدانہ سرگرمیاں جاری ہیں۔

دنیا کے تمام بیدار، ہوشیار دوراندیش اور باشعور مسلمانوں بالخصوص بندگان خالص خدا اور علمائے اسلام سے میرا مطالبہ ہے کہ بارگاہ خداوندی میں ناپاک سامراجی اثرورسوخ سے مسلمانوں کی نجات و آزادی کے لیے دعا کریں کہ وہ ان مجاہدین کو موثر جہاد کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ علماء اسلام سے میرا التماس ہے کہ ہم اسلامی اجتماعات مثلاً نماز جمعہ اور مراسم حج کے دوران تمام مسلمانوں کے درمیان حقائق کی تبلیغ واشاعت کا خاص خیال رکھیں اور قرآنی احکام کی پیروی کرتے ہوئے تمام مسلمانوں کو باہمی اتحاد اور اسلامی اخوت کی دعوت دیں تاکہ دنیا بھر کے مسلمان فقط آزادی

فلسطین کے لیے ہی نہیں بلکہ ان اہم اور پیچیدہ مسائل مشکلات کا حل تلاش کرنے کے لیے جسد واحد کی شکل اختیار کرلیں جس نے آج عالم اسلام کو اپنے چنگل میں دبوچ رکھا ہے۔ بارگاہ خداوندی میں میری یہی دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کے علاقے کی طرف بڑھنے والے خارجی اور سامراجی ہاتھوں کو قلم کردے۔انه سميع مجيب۔

والسّلام عليكم ورحمة الله وبركاته

روح اللہ الموسوی الخمینی

۱۰رنومبر ۱۹۷۳ء